حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا مسجد نبوی میں تاریخ ساز خطبہ

<"xml encoding="UTF-8?>

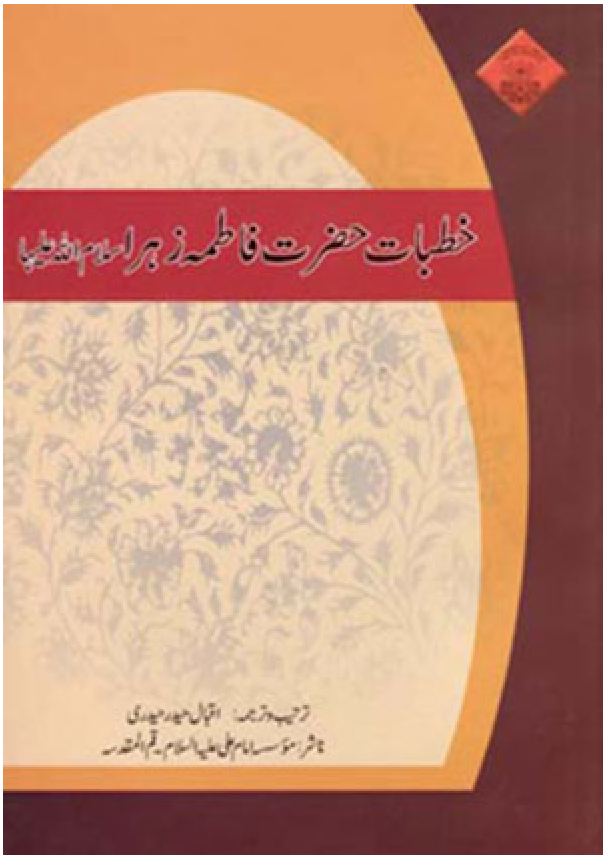

مقدمہ ناشر

بِسْمِ ا للهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین وصلی اللّٰه علی رسوله وآله والطیبین الطاهرین، امّا بعد:

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے مسجد نبوی میں وہ تاریخ ساز خطبہ ارشاد فرمایا ہے جس میں عالم انسانیت کے لئے بھترین عبرتیں ہےں، اور رسول اکرم(ص) کے بعدپیش آنے والے واقعات سے باخبر ہونے کا بھترین ذریعہ ہے، حضرت فاطمہ زہرا (س) کی وہ شخصیت ہے کہ جن کے باپ، شوہر اور بیٹوں کی بارے میں خداوندعالم کی طرف سے آیہ تطہیر نازل ہوئی ، لہٰذا آپ جو بھی اپنے باپ اور اپنے شوہر کے بارے میں کہتی ہیں وہ عین حق وحقیقت ہے، جس کا بیان واضح اور روشن ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ بی بی جو معصومہ دوعالم او ربا پردہ خاتون ہیں کس وجہ سے اپنے گھر سے نکلی، اورکیوں مسجد میں جاکر اس انداز میں خطبہ دیا جو تاریخ کے دامن میں آج بھی باقی ہے اور آپ کی اور اہل بیت رسول (ع) کی مظلومیت پر دلالت کر رہاھے، وہ باحجاب بی بی اچانک گھر سے نکل پڑیں جن کی تمنا یہ تھی کہ نہ وہ کسی نامحرم مرد کو دیکھیں اور نہ ان کو کوئی نا محرم مرد دیکھے،! تو ظاهر ہے کہ آپ کا گھر سے نکلنا ایک اہم مسئلہ ہے اور آپ کی گفتگو ایسی باتوں پر مشتمل ہے جو تاقیام قیامت واضح دلیل ہے، آپ کا یہ خطبہ لوگوں کے انحراف اورکج روی کی طرف توجہ دلا رہا ہے اور اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ رسول اکرم(ص) کی وفات کے بعد وہ لوگ کس طرح منحرف ہوگئے اور رسول اسلام(ص) کے تمام فرموات کو پسِ پشت ڈالل دیا۔

آنحضرت (ص)نے بہت سی احادیث میں اس بات کو مکرربیان فرمایا ہے کہ ان کے بعد کون خلیفہ ہے اور خلافت الٰہی کا کون حقدارہے، انہیں تمام باتوں کی طرف حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے اپنے اس فصیح وبلیغ خطبہ میں اشارہ فرمایا ہے ، یہ وہ خطبہ ہے کہ جس میں اس بات پر مستحکم اور ٹھوس دلیل موجود ہے کہ اہل بیت علیہم السلام کو علم، فصاحت اور مومنین کی دلوں میں محبت عطا کی گئی ہے۔

موسسہ امام علی علیہ السلام نے ضروری سمجھا کہ اس خطبہ اور آخری وقت میں مہاجرین وانصار کی عورتوں کی عیادت کے وقت آپ کے خطبوں کو نشر کرے، تاکہ موسسہ بھی آپ کے غصب شدہ حق اورآپ اور اہل بیت رسول کی مظلومیت کو بیان کرنے میں اپنے فریضہ کو ادا کرسکے، یہ وہ مظلومیت تھی کہ جو رسول اسلام(ص) کے انتقال کے بعد شروع ہونے والے انقلاب کے وقت پیش آیااور یہی وہ انقلاب ہے جس کی طرف قرآن مجید کی درج ذیل آیہ شریفہ اشارہ کررہی ہے:

(وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرّسل افان مات اوقتل انقلبتم علی اعقابکم ومن ینقلب علی عقبیہ فلن یضراللّٰہ شیئا وسیجزی اللّٰہ الشاکرین) ۔ (سورہ آل عمران آیت ۱۴۴)

” محمد(ص)صرف خدا کے رسول ہیں، ان سے پہلے بھی دوسرے پیغمبرموجود تھے، اب اگر وہ اس دنیا سے چلے جائیں، یا قتل کردئے جائیں تو کیا تم دین سے پھر جاوگے، اور جو شخص دین سے پھر جائے گا وہ خدا کو کوئی نقصان نہیں پہونچاسکتا، خدا شکر کرنے والوںکو جزائے خیردیتاہے“ ۔

والسلام علی من اتبع الھدیٰ

موسسہ امام علی علیہ السلام ۔قم جمہوری اسلامی ایران

جناب فاطمہ زہرا (س) کا مدینہ کی عورتوں سے خطاب

سوید بن غفلہ کہتے ہیں کہ جس وقت جناب فاطمہ زہرا (س)مریض ہوئیں اور آپ کا مرض اس قدر بڑھا کہ اسی مرض میں اس دنیا سے رحلت کرگئیں، اس وقت مہاجرین اور انصار کی عورتیں بی بی کی عیادت کے لئے آئیں اور جناب سیدہ کو سلام کیا اور آپ کی احوال پرسی کی تو آپ نے ان سے مخاطب ہوکر پہلے خداوندعالم کی حمد وثناکی اور اپنے باپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم پر دردو وسلام بھیجا اور فرمایا: ”بخدا میری زندگی اس حال میں ہے کہ میں تمہاری زندگی کو دوست نہیں رکھتی اور تمہارے مَردوں سے بیزار ہوں، ان کو آزمانے کے بعد چھوڑ دیا ہے اور ان کی بدنیتوں اور بری عادتوں کی بناپر ان سے دوری اختیار کرلی ہے۔

کتنی بری بات ہے کہ انسان ھدایت یافتہ ہونے کے بعد بھی ضلالت وگمراھی کے راستہ پر چلے، حق اور نور وھدایت کو حاصل کرنے کے بعد ظلمتوں اور تاریکیوںمیں جا پھنسے،وائے ہو ان لوگوں پر جو حق وحقیقت کی راہ اور پیغمبر اکرم کے بتائے ہوئے راستہ کو چھوڑ کر گمراہ ہوجائےں! اور پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے ابن عم (علی علیہ السلام) سے کنارہ کشی کرلیں، وہ علی (ع) جو باب مدینة العلم، مظہر تقویٰ وعدالت ، صاحب شجاعت و حقیقت ہیں ۔

” کس قدر برا ہے (دنیا میں بھی) خدا ان پر غضبناک ہوا اور آخرت میں بھی ہم یشہ عذاب میں رہےں گے“

ان لوگوں نے کس طریقہ سے میرے ابن عم علی ابن ابی طالب (ع) کو تنہا چھوڑکر خلافت کی مہار دوسروں کے گلے میں ڈال دی اور آپ کی مخالفت کرکے جداہوگئے، اور ان سے کنارہ کشی اختیار کرلی۔

واقعاً کس قدر تعجب کا مقام ہے :

واقعاً افسوس کا مقام ہے کہ میرے ابن عم کو خانہ نشین بنادیا اور ان کے قتل کے درپے ہوگئے اور واقعاً تعجب ہے کہ انھوں نے رسالت کے ستون اور بنیاد کو چھوڑ دیا، وحی کی جائے نزول کو ترک کردیا اور دنیا کے لئے دین

میں اختلاف کرڈالا، ”آگاہ ہوجاؤ کہ یھی لوگ خسارے میں ہیں۔“
خدا کی قسم ! ان سے دوری کی وجہ ان کی تلوار سے خوف ووحشت تھی،کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام قوانین اسلامی کو جاری کرنے اور حق وحقیقت کے فیصلہ کرنے میں ذرہ برابر بھی رعایت نہیں کرتے ہیں، اور تمام تر شدت اور کمالِ شجاعت واستقامت سے خداوندعالم کے احکامات کو تمام چیزوں میں جاری کرتے ہیں۔
اور اگر وہ لوگ حضرت کی پیروی کرتے تو وہ راہ مستقیم اور ہم یشگی سعادت اور دائمی خوشبختی کی طرف هدایت کرتے، اور دیکھتے کہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام ان کو بھترین طریقہ سے سیراب کرتے اور ان کو بھوک سے نجات دیتے،اور ان کی مشکلات کو دور کرتے اس طرح سے لوگوں کے ساتھ برتاؤ کرتے کہ صادق اور کاذب (جھوٹے) میں تمیز ہوجاتی اور زاھد اور لالچی میں پہچان ہوجاتی۔

”اور اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لاتے اورپرہیزگار بنتے تو ہم ان پر آسمان وزمین کی برکتوں (کے دروازے) کھول دیتے مگر (افسوس) ان لوگوں نے (ہم ارے پیغمبروں کو) جھٹلایا تو ہم نے بھی ان کی کرتوتوں کی بدولت ان کو (عذاب میں) گرفتار کیا۔ “
”اور جن لوگوںنے نافرمانیاں کی ہیں انہیں بھی اپنے اپنے اعمال کی سزائیں بھگتنی پڑیں گی اور یہ لوگ خدا کو عاجز نہیں کرسکتے۔“
آگاہ ہوجاؤ کہ مجھے زمانہ پر تعجب نہیں ہے اور ا گرتمھیں تعجب ہے تو دیکھ لو کہ (حق سے منحرف ان) لوگوں نے کس راستہ کا انتخاب کیا ، کس دلیل کے ذریعہ استدلال کیا اور کن باتوں پر بھروسہ کیا، اور کس بل بوتہ پر اقدام کیا اور غالب ہوگئے، کس کا انتخاب کیا اور کس (عظیم شخصیت) کو چھوڑ دیا”بے شک ایسا مالک بھی برا ہے اور ایسا رفیق بھی براھے۔“اور ظالمین کو برا ہی بدلا دیا جائے گا۔
تم لوگوں نے کمزوروں کو طاقتور بنادیا اور کمزوری کو طاقت سے بدل دیا، مغلوب اور ذلیل وہ قوم”جو اس خیال خام میں ہے کہ وہ یقینا اچھے اچھے کام کررہے ہیں“
”بے شک یھی لوگ فسادی ہیں لیکن سمجھتے نہیں“ ۔ ”جو تمھیں دین حق کی راہ دکھاتا ہے زیادہ حقدار ہے کہ اس کے حکم کی پیروی کی جائے یا وہ شخص جو (دوسرے) کی ھدایت تو درکنار خود ہی جب تک دوسرا اس کو راہ نہ دکھائے راہ دیکھ نہیں پاتا ،تم لوگوں کو کیا ہوگیا ہے تم کیسے حکم لگاتے ہو۔“
اپنی جان کی قسم ان لوگوں کے کارناموں کے نتائج برے نکلے جس کی بناپر انہیں شدید فتنہ وفساد سے دوچار ہونا پڑا، اور زھر ھلاہل پینا پڑا ، پس باطل خسارے میں ہیں اور باطل چھرے بے نقاب ہوگئے، آخر کار اس فتنہ وفساد کی بنیاد ڈالنے والے خودھی اس کا مزہ چکھیں گے،وہ یہ فتنہ برپا کرکے مطمئن ہوگئے، کیونکہ ظالمین نے ہی اس آگ کو بھڑکایا، ننگی تلواریں چھوڑیں، یھاں تک ایک دوسرے پر غلبہ کرنے لگے، اور تمھارے گروہ کو حقیر سمجھا گیا اور تمھارا سب کچھ برباد کردیا گیا، واقعاً افسوس کا مقام ہے، خدا تمھاری ھدایت کرے، تمھارے دل ٹیڑھے ہوگئے ہیں، ”تو کیا میں اس کو (زبر دستی) تمھارے گلے میں منڈھ سکتا ہوں“۔
سوید بن غفلہ کھتے ہیں کہ یہ خطبہ سن کر عورتیں واپس چلی گئیں اور سب کچھ اپنی مردوں سے بیان کیا تو ان میں سے مھاجرین وانصار کے بعض لوگ عذر خواھی کے لئے بی بی دوعالم کے پاس آئے اور کھا کہ اے سیدة نساء العالمین، اگر ہماری بیعت سے پھلے ابوالحسن نے ہم کو یہ سب کچھ بتایا ہوتا تو پھر ہم ایسا نہ کرتے اور آپ سے دور نہ ہوتے، (یعنی ثقیفہ میں بیعت نہ کرتے) ۔
تب حضرت زھرا سلام اللہ علیھانے فرمایا: تم لوگ یھاں سے چلے جاؤ کیونکہ تمھاری خطائیں قابل بخشش

نہیں ہیں۔

عربی متن:

وقال سوید بن غفلة لما مرضت فاطمة الزهراء المرضة التي توفيت فيها اجتمعت اليها نساء المهاجرين والانصار ليعدنها ،فسلمن عليها فقلن لها كيف اصبحت من علتك يابنة رسول اللّٰه،فحمدت اللّٰه وصلت على ابيها المصطفىٰ(ص) ثم قالت أصبحت واللّٰه عائفة لدنياكن قالية لرجالكن لفظتهم بعد أن عجمتهم و شنأتهم بعد ان سبرتهم فقبحا لفلول الحد واللعب بعد الجد، وقرع الصفاة وصدع القناة وخطل الآراء وزلل الأهواء، ولبئسما قدمت لهم انفسهم أن سخط اللّٰه عليهم وفى العذاب هم خالدون (سوره مائده ، آیت ۸۰) ، لا جرم واللّٰه لقد قلدتهم ربقتها وحملتهم أوقتها وشننت عليهم غارتها فجدعا وعقرا وبعدا للقوم الظالمين

ويحهم أنّى زعزعوها عن رواسى الرسالة، وقواعد النبوة والدلالة ومهبط الروح الامين والطبين بأمور الدنيا والدين(ألا ذلک هو الخسران المبين) (۱)

وما الذى نقموا من أبى الحسن عليه السلام ا نقموا منه واللّٰه نكير سيفه وقلة مبالاته بحتفه وشدة وطأته ونكال وقعته وتنمره فى ذات اللّٰه عزّ وجلّ وتاللّٰه لو مالوا عن المحجة اللائحة وزالوا عن قبول الحجة الواضحة لردهم اليها وحملهم عليها ولسار بهم سيراً سجحا لايكلم حشاشه ولا يكل سائره ولا يمل راكبه ولأوردهم منهلا نميرا صافيا رويا فضفاضاً تطفح ضفتاه ولا يترنق جانباه ولأصدرهم بطانا ونصح لهم سرا واعلانا، ولم يكن يتحلى من الدنيا بطائل ولا يحظى منها بنائل غير ري الناهل وشبعة الكافل ولبان لهم الزاهد من الراغب والصادق من الكاذب

(ولو ان اهل القرىٰ آمنوا واتقوا لفتحنا عليهم بركات من السماء والأرض ولكن كذبوا فأخذناهم بما كانوا يكسبون) (۲)

(والذين ظلموا(من هوٴلاء) سيصيبهم سيئات ما كسبوا وماهم بمعجزين) (۳)

ألا هلم فاستمع وما عشت اراك الدهر عجبا، وإن تعجب فعجب قولهم ليت شعرى الى ایّ سناد استندوا وإلى أى عماد اعتمدوا وبأية عروة تمسكوا وعلى أية ذرية قدموا واحتنكوا لبئس المولى ولبئس العشير وبئس للظالمين بدلا(۴)

استبدلوا و اللّٰه الذنابىٰ بالقوادم والعجز بالكاهل فرغما لمعاطس قومٍ(يحسبون انهم يحسنون صنعا) (۵) (ألا انهم هم المفسدون ولكن لا يشعرون) (۶) ويحهم(أ فمن يهدى إلى الحق أحق أن يتبع أم من لا يهدِّى إلا أن يهدى فما لكم كيف تحكمون) (۷) اما لعمرى لقد لقحت فنظرة ريثما تنتج، ثم احتلبوا ملٴ القعب دما عبيطا وذعافا مبيدا، هنالک يخسر المبطلون ويعرف التالون غب ما أسس الأولون ثم طيبوا عن دنياكم نفسا واطمئنوا للفتنة جاشا وأبشروا بسيف صارم، وسطوة معتد غاشم وبهرج دائمٍ شامل واستبداد من الظالمين يدع فيأكم زهيدا وجمعكم حصيدا، فيا حسرتى لكم وأنى بكم وقد عميت عليكم،(أنلزمكموها وأنتم لها كارهون) (۸)

قال سوید بن غفلة فأعادت النساء قولها (ع) على رجالهن فجاء اليها قوم من المهاجرين والانصار معتذرين وقالوا يا سيدة النساء لوكان أبو الحسن ذكر لنا هذا الأمر من قبل أن يبرم العهد ويحكم العقد لما عدلنا عنه إلى غيره، فقالت عليها السلام اليكم عنى، فلا عذر بعد تعذيركم ولا امر بعد تقصيركم“(۹)

---

(۱) سوره زمر آیت ۱۵

(۲) سوره اعراف آیت ٦۹

(۳) ،سوره زمر آیت ۵۱

(۴) سوره حج آیت ۱۳

(۵) سوره کہف آیت ۱۰۴

(٦) سوره بقره آیت ۱۲۔

(۷) سوره یونس آیت ۳۵۔

(۸) سوره ہود آیت ۲۸

(۹) احتجاج شیخ طبرسی، ص ۷۹؛دلائل الامامة، ص ۳۰؛ کشف الغمہ، ج۱، ص۱۸۰؛ بحار الانوار، ج۲۹، ص ۲۳۰؛ شرح نہج البلاغہ، ابن ابی الحدید، ج١٦، ص ۲۱۱۔